موضوع الخطبة :خطبة مختصرة في الإيمان باليوم الآخر– جزء 4

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :طارق بدر السنابلي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے- قسط ۴

(جنت کے دس صفات)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَــه إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أما بعد، فإن خير الكلام كلام الله، وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم، وشر الأمور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہترین طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کی گئی بدعتیں ہیں، ہر ایجاد کی گئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرتے رہو، اس کی فرمانبرداری کرو اور نافرمانی سے اجتناب کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاءوسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعادمقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا اس نے اپنے رسولوں کی زبانی انہیں مکلف کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُونَ﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبوں میں آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضوں سے متعلق کچھ باتیں پیش کی گئیں، جو صور پھونکنے، قیامت کبریٰ کی علامات، مخلوقات کے اٹھائے جانے، محشر میں لوگوں کے اکٹھا ہونے اور جزاء و حساب (جیسے امور پر) مشتمل تھیں، اور آج ہم ان شاءاللہ اس جنت کی بابت کچھ گفتگو کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تیار کیا ہے:

۱- جنت و جہنم پر ایمان لانا یوم آخرت پر ایمان لانے میں داخل ہے اور یہ دونوں مخلوق کا ابدی ٹھکانہ ہے، جنت نعمتوں کا گھر ہے، اس کو اللہ تعالی نے ان مومن اور پرہیز گار بندوں کے لیے تیار کیا ہے جو ہر اس امر پر ایمان لائے جس پر اللہ نے ایمان لانا واجب قرار دیا، اسی طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی، اور جنت کے اندر نوع بنوع کی ایسی نعمتیں ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا، کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کے تعلق سے کچھ خیال آیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ * جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ﴾

ترجمہ: بےشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے۔یہ ہے اس کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔

مزید اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم من قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاء بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ .

ترجمہ: کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔

۲- اے مومنوں کی جماعت! جنت کے ۱۰۰ درجات ومراتب ہیں، چنانچہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: " جنت کے ۱۰۰ درجات ہیں اور ہر دو درجے کے درمیان ایک سال کی مسافت ہے اور عفان کہتے ہیں: جیسے کہ آسمان و زمین کے درمیان کی مسافت ہے، اور فردوس سب سے اعلی درجہ ہے اور اس سے چار نہریں جاری ہوتی ہیں اور عرش اس کے اوپر ہے لہذا اللہ سے جب بھی مانگو تو فردوس مانگو"[1] ۔

۳۔ اے مسلمانو! جنت کسی ایک باغ کا نام نہیں بلکہ کئی ایک باغات سے عبارت ہے، اسی طرح اس کی نعمتیں بھی یکساں نہیں بلکہ (اس کے مراتب)متفاوت اور الگ الگ ہیں،اور جنت کے اندر جنتی حضرات بھی اپنے نیک اعمال کے حساب سے الگ الگ (درجات میں) ہوں گے، چنانچہ دو باغات اور ان کے اندر موجود سب سامانِ آسائش سونے کی ہیں اور دو جنتیں اور ان کے تمام تر سامانِ آسائش چاندی کے ہیں، جیسا کہ پہلے دو باغوں (جنتوں)کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

﴿ولمن خاف مقام ربه جنتان﴾

ترجمہ: اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔

پھر ان دو باغوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے جو مذکورہ بالا باغات کے بالمقابل نعمت کے اعتبار سے کچھ کم درجے کے ہیں:

﴿ومِن دونهما جنتان﴾

ترجمہ: اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ ان دونوں آیتوں کی تفسیر میں ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: سونے کے دو باغات مقرّبین کے لیے ہیں اور چاندی کے دو باغات اصحابِ یمین کے لئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری)ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ،،دو باغ چاندی کے ہیں۔ان دونوں کے برتن اور ان کا دیگر ساز و سامان چاندی کا ہو گا۔اور دوسرے دو باغ سونے کے ہیں۔ان کے

---

(1) (احمد: ۵/۳۱۶، مسند کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

برتن اور دیگر ساز و سامان بھی سونے کا ہو گا۔اور جنت عدن میں اہل جنت اور ان کے رب کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہیں ہو گی، ہاں! رب کبریاء کے چہرے پر کبریائی کی چادر ضرور ہو گی،،[1]۔

اے اللہ کے بندو! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سابقین اور اصحابِ یمین کے درمیان جو فرق ہے اس کو واضح کر دیا جائے؛ تو سابقین سے مراد وہ افراد ہیں جو فرائض اور نوافل کی پابندی کرتے ہیں اور نافرمانی اور برائی کے امور سے اجتناب کرتے ہیں۔ رہی بات اصحابِ یمین کی (جن کو ابرار بھی کہا جاتا ہے) تو یہ لوگ بھی فرائض کی پابندی کر تے ہیں اور برائیوں سے دور رہتے ہیں البتہ نوافل کی پابندی کے مکمل طور پر حریص نہیں ہوتے اور بسا اوقات مکروہ چیز میں بھی پڑ جاتے ہیں ۔لیکن ہاں! نافرمانی سے دونوں گروہوں کے لوگ مکمل طور سے دور رہتے ہیں خواہ ان کا تعلق کبائر سے ہوں یا صغائر سے، اور یہ سارے لوگ توبہ کرنے میں جلدی کرتے ہیں، اور ایسا کرنے کی وجہ سے پہلے کے بالمقابل ان کی حالت مزید بہتر ہوجاتی ہے، پھر بھی بہرحال سابقین کی پرہیزگاری ان سے زیادہ ہوتی ہے، ثواب کے اعتبار سے ابرار پر سابقین کی فضیلت کا سبب جگ ظاہر ہے، چنانچہ سابقین نے اللہ کی فرمانبرداری کرنے میں اور نافرمانیوں سے بچنے میں بہت ہی جفاکشی کا مظاہرہ کیا ہے، اسی طرح وہ دعوتی فریضہ کو انجام دے کر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو سنبھال کر، جہاد کے ذریعے، صدقہ و خیرات کے ذریعے، اور دو لوگوں کے درمیان صلح کرکے، مسجد کی تعمیر اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر دوسروں کے حق میں مفید بھی ثابت ہوئے ۔رہی بات ابرار کی تو مذکورہ بالا امور میں سابقین ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔

ابرار پر سابقین کی برتری کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کا سابقین کے بارے میں فرمان ہے:

﴿يحلون فيها من أساور من ذهب﴾

ترجمہ: جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

اور ابرار کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

﴿وحُلُّوا أساور من فضة﴾.

ترجمہ: اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔

---

(1) (بخاری: ۷۴۴۴، مسلم: ۱۸۰)

اور اللہ رب العالمین نے سورۂ واقعہ کی ابتدائی حصے میں اور اسی طرح آخری حصے میں سابقین اور مقربین کی نعمتوں اور ابرار کی نعمتوں کے درمیان فرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۴-اے اللہ کے بندو! ایک ہی صفت والے اہلِ جنت بھی آپس میں مختلف مراتب پر فائز ہوں گے، سابقین مقربین اپنے اعمال صالحہ کے بقدر الگ الگ نعمتوں میں ہوں گے اور اسی طرح یہی معاملہ اصحابِ یمین یعنی ابرار لوگوں کا بھی ہو گا۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ،،اہل جنت بالائی منزل والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح لوگ آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر چمکتا ہوا ستارہ دیکھتے ہیں کیونکہ اہل جنت کا آپس میں فرق مراتب ضرور ہو گا،، ۔لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو انبیاءؑ کے مقام ہیں، ان کے مراتب پر کوئی اور نہیں پہنچ سکتا؟ آپ نے فرمایا: ،،کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی (وہ یقیناًان مراتب کو حاصل کریں گے)،،[1]۔

۵- اے مسلمانو اہل جنت کی نعمتیں بہتر سے خوب تر ہوتی چلی جائیں گی لیکن ان میں بوسیدگی نہیں آئے گی، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" جنت میں ایک بازار ہے جس میں وہ(اہل جنت) ہر جمعہ کو آیا کریں گے تو(اس روز) شمال کی ایسی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں پر اور ان کے کپڑوں پر پھیل جائے گی،وہ حسن اورزینت میں اوربڑھ جائیں گے،وہ اپنے گھروالوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ(بھی) حسن وجمال میں اور بڑھ گئے ہوں گے،ان کے گھر والے ان سے کہیں گے:اللہ کی قسم! ہمارے(ہاں سے جانے کے) بعد تمہارا حسن وجمال اور بڑھ گیا ہے۔وہ کہیں گے اور تم بھی ،اللہ کی قسم! ہمارے پیچھے تم لوگ بھی اور زیادہ خوبصورت حسین ہوگئے ہو"[2]۔

٦- اے اللہ کے بندو! اہلِ جنت کی عظیم نعمتوں میں سے جنت کی عورتیں بھی ہیں، چنانچہ نصوصِ شرعیہ دلالت کرتی ہیں کہ ہر مومن مرد کے ساتھ دو حوریں ہوں گی اور ساتھ ہی وہ عورتیں بھی جو دنیوی زندگی میں ان کی

---

(1) (بخاری: ۳۲۶۵، مسلم: ۲۸۳۱)

(2) (مسلم: ۲۸۳۳)

شریکۂ حیات ہوا کرتی تھیں، اور اللہ تعالی مومن کے اعمال کے بقدر جتنا چاہے گا مزید حوریں عطا فرمائے گا، نعمتِ حور کے سلسلے میں کئی ایک آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ثابت ہیں، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَحُورٌ عِينٌ * كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُون)

ترجمہ: اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں، جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔

سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس آیت سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی آنکھوں میں سرمہ ہوگا، خوبرو ہوں گی، خوبصورت اور مانوس ہوں گی۔اور (عِین) سے مراد خوبصورت ترین بڑی بڑی آنکھیں ہیں، اور جنسِ مؤنث کی آنکھوں کی خوبصورتی اس کے حسن و جمال کی ایک بڑی دلیل ہوا کرتی ہے۔اور اللہ تعالی کا فرمان: (كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ (جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں.) یعنی: گویا کہ وہ سفید، چمکدار، صاف و شفاف اور دلکش موتیاں ہوں ، (الْمَكْنُونِ) یعنی: وہ دوسروں کی نظروں، ہواؤں اور تپش سے محفوظ ہو ۔ جس کا رنگ انتہائی خوبصورت ہو اور اس کے اندر کسی بھی قسم کا عیب نہ ہو، اسی طرح حورِ عین بھی ہوں گی جن کے اندر کسی بھی طرح کا کوئی عیب نہیں ہوگا بلکہ وہ کامل خوبیوں اور خوبصورت صفات سے متصف ہوں گی ۔آپ ان کے اندر جتنا بھی غور و فکر کریں گے آپ وہی پائیں گے جو قلب کو سرور اور نظروں کو سیرابی عطا کرے گا۔انتہی

ایک دوسری آیت میں بھی ان کی خوبیوں کا ذکر آیا ہے: اللہ کا فرمان ہے: (كأنهن الياقوت والمرجان)

ترجمہ: وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔

یعنی: گویا کہ وہ شفافیت میں مانندِ یاقوت اور سفیدی میں مرجان کی طرح ہوں گی[1]۔

سورۂ واقعہ کے اندر جنتی عورتوں کی صفات کے سلسلے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً * فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا * عُرُبًا أَتْرَابًا)

ترجمہ: ہم نے ان کی (بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے،اور ہم نے انہیں کنواریاں بنا دیا ہے، محبت والیاں اور ہم عمر ہیں۔

---

(1) (اس آیت کریمہ کی یہ تفسیر ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ نے ابنِ زید سے روایت کی ہے)۔

فرمان الٰہی: (عُرُباً) کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے شوہروں سے حد درجہ محبت کرنے والی ہوں گی اور (أَتْرَابا) یعنی: وہ سبھی ایک ہی عمر یعنی ۳۳ سال کی ہوں گی۔

اسی طرح اللہ تعالی نے ان کی پاکیزگی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: (وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُون)

ترجمہ: اور ان کے لیے بیویاں ہیں صاف ستھری، اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یعنی: وہ عورتیں حیض، بول وبراز اور ہر اس چیز سے پاک ہوں گی جو دنیا کے اندر ان کے لیے باعثِ اذیت ہوا کرتی تھیں، اور اسی طرح ان کا باطن بھی غیرت سے، اپنے شوہروں کوتکلیف پہنچانے سے، ان پر بے بنیاد الزامات لگانے سے اور اپنے شوہروں کے علاوہ دیگر مردوں کی چاہت رکھنے سے پاک ہو گا۔" انتہیٰ۔(1)

اسی طرح اللہ تعالی نے ان کی ایک خوبی یہ بھی بتائی کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ(دیگرلوگوں سے) اپنی نگاہیں پست رکھنے والی ہوں گی، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ)

ترجمہ: وہاں (شرمیلی) نگاہوں والی حوریں ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ)

ترجمہ: (گوری رنگت کی) حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ان کی یہ صفت کہ (وہ جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں) یعنی: وہ اپنے شوہروں کے علاوہ کسی اور کے لیے زیب و زینت اختیار نہیں کریں گی بلکہ وہ اپنےشوہروں کےلئےہی خاص ہوں گی، وہ ان کے گھروں سے باہر نہیں نکلیں گی، خود کو اپنے شوہروں کیلیئے اس قدر محصور کر لیں گی کہ ان کے علاوہ (اپنے پاس) کسی کو پھٹکنے تک نہیں دیں گی، اور اللہ پاک نے ان کو اس طور پر متصف فرمایا کہ (وہ خیموں میں رہنے والیاں ہوں گی) اور یہ صفت سابقہ صفت سے کہیں زیادہ بہتر اور کامل ہے چنانچہ ان میں سے ایک عورت اپنے

---

(1) (روضۃ المحبین)

شوہر سے بے حد محبت کرنے اور ان سے اپنی رضامندی کا اظہار کرنے کے لئے اپنی نگاہوں کو جھکائے رکھیں گی، اور ان کے علاوہ کسی اور پر ان کی نگاہ نہیں پڑے گی"[1]۔انتہی

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ان کے حسن و جمال اور خوبصورتی کے سلسلے میں جو باتیں ذکر کی گئی ہیں ان سے عقلیں حیران و ششدر رہ جاتی ہیں، اس کی مثال یہ ہے: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ،،سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے بدرِ منیر کی طرح روشن ہوں گے۔ان کے بعد جو گروہ داخل ہوگا ان کے چہرے آسمان میں روشن ستارے کی طرح تابناک ہوں گے۔سب کے دل ایک جیسے ہوں گے۔ان میں نہ تو باہم بغض و فساد ہو گا اور نہ حسد و عناد ہی ہوگا۔ہر جنتی کی حورعین میں سے دوبیویاں ہو گی۔وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اوپر سے دیکھا جا سکے گا،، [2]۔

ابنِ حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حور وہ ہیں جنہیں دیکھنے کے بعد نگاہیں چکا چوند رہ جائیں گی، ان کے لباس کے پیچھے سے ان کی پنڈلیوں کے گوشت نظر آئیں گے، دیکھنے والے کو ان کے کلیجے میں باریک چمڑے اور صاف و شفاف رنگت کی وجہ سے اپنا چہرہ آئینے کے مانند نظر آئے گا"[3]۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے لے کر زمین تک روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے، اس عورت کا دوپٹا دنیاو مافیہا سے بہتر ہے"[4] ۔

● بطور فائدہ ایک سوال:- ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: وہ صفات جو حور کے لئے ذکر کی گئی ہیں؛ کیا دنیا کی عورتیں بھی ان صفات کی حامل ہوں گی؟

---

(1) (روضۃ المحبین)

(2) (بخاری: ۳۲۴۶، مسلم: ۲۸۳۴)

(3) (فتح الباری)

(4) (بخاری: ۲۷۹۶)

جواب:- آپ رحمہ اللہ نے جواباً عرض فرمایا: "جہاں تک مجھے لگتا ہے وہ یہ کہ دنیا کی عورتیں حورِ عین سے بھی افضل اور بہتر ہوں گی حتیٰ کہ ظاہری صفات میں بھی"۔ (واللہ اعلم)

۷. اے مسلمانو! مشروبات بھی جنت کی نعمتوں کا حصہ ہیں جن کی چار قسمیں ہیں: پانی، دودھ، شراب اور شہد۔ یہ تمام کی تمام مشروبات نہروں میں بہتی ہیں جن سے مومن سیرابی حاصل کریں گے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى)

ترجمہ: اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں، اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں۔

پانی کے بارے میں اللہ کا کہنا (غیر آسن) اس کا مطلب ہے: لمبی مدت تک پانی کے ٹھہرنے کی وجہ سے اس میں کسی قسم کی کوئی (بدبو) تبدیلی نہیں ہوگی، اور اللہ تعالی کا فرمان: (من خمر لذة للشاربين)اس آیت میں اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ جنت کی شراب دنیوی شراب کی طرح کڑوی نہیں ہوگی بلکہ وہ میٹھی ہوگی، اس شراب کے بارے میں ایک دوسری آیت میں ہے کہ اس میں (غَول) نہیں ہے یعنی: اس شراب میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو پیٹ کے درد کا باعث ہو۔ (ولا هم عنها يُنزَفون) یعنی: اس شراب کے پینے کی وجہ سے عقلیں زائل نہیں ہوں گی، اور اللہ تعالی کے فرمان: (من عسل مصفى)کے اندر اس بات کی طرف توجہ مبذول کرانا مقصود ہے کہ (جنت کی شہد) ہر اس گندگی اور ملاوٹ سے پاک ہو گی جو عموماً دنیوی شہد میں ہوا کرتی ہے۔

۸-کھانے اور میوے بھی جنت کی نعمتوں کا حصہ ہیں، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اول وہلہ میں اہل جنت کی ضیافت مچھلی کی کلیجی کنارے والے حصے سے کرائی جائے گی کیوں کہ یہ سب سے لذیذ ہوتا ہے، اور یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے: ایک یہودی عالم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے امتحان لینے کی غرض سے کچھ سوال کئے،اس حدیث میں آیا ہے کہ اس نے آپ سے یہ سوال کیا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو بطور تحفہ کیا پیش کیا جائے گا؟ (تحفہ سے مراد وہ پہلی چیز ہے جو مہمان کے سامنے لطف وانسیت کے اظہار کے لئے ضیافت کے طور پر سب سے پہلے پیش کی جاتی ہے

۔)تو آپ نے فرمایا:،،مچھلی کے جگر کا زائد حصہ ،،۔ اس نے کہا:اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا:،،ان کے لیے جنت میں بیل ذبح کیا جائے گا جو اس کے اطراف میں چرتا پھرتا ہے ،،۔ اس نے کہا:اس (کھانے) پر ان کا مشروب کیا ہو گا؟آپ نے فرمایا:،،اس (جنت) کے سلسبیل نامی چشمے سے ...الخ،،[1] ۔

اہل جنت کے کھانے اور میوے کے سلسلے میں بکثرت دلائل موجود ہیں جن کا تذکرہ کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے، اجمالی طور پر وہ ساری نعمتیں اللہ کے اس فرمان میں مذکور ہیں: (وأمددناهم بفاكهة ولحم مما يشتهون).
ترجمہ: ہم ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کردیں گے۔

۹- اے مومنو! آخرت میں اہل جنت کی سب سے عظیم نعمت رؤیت باری تعالیٰ ہے، چنانچہ حضرت صہیب الرومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ،،جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، (اس وقت) اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کوئی چیز چاہیے جو تمہیں مزید عطا کروں؟ وہ جواب دیں گے:کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے! کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ،،چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، تو انہیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہو گی جو انہیں اپنے رب عز وجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو،، [2]۔

اللہ کے بندو! جنت اور اس کی نعمتوں کے سلسلے میں باتیں بہت ہیں، جس کو جنت اور اہلِ جنت کے اوصاف کے بارے میں مزید معلومات کی خواہش ہو تو اسے ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب: [حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح] کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکتوں سے مالامال فرمائے، اللہ مجھے اور آپ کو قرآن کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحتوں سے مستفید فرمائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ تمام حضرات کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہوں،لہذا آپ بھی اس استغفار کیجئے،بلاشبہ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

---

(1) (مسلم: ۳۱۵)

(2) (مسلم: ۱۸۱)

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد!

حمد و صلاۃ کے بعد!

جان لیجئے -اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا اور کہا: "جنت میں سب سے کم درجے کا (جنتی) کون ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ (ایسا) آدمی ہو گا، جو تمام اہل جنت کو جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد آئے گا، تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔وہ کہے گا: میرے رب! کیسے ؟ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں قیام پذیر ہو چکے ہیں، اور جولینا تھا سب کچھ لے چکے ہیں، تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے کہ تمہیں دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر مل جائے؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں راضی ہوں۔اللہ فرمائے گا: وہ (ملک)تمہاراہوا، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پانچویں بار وہ آدمی (بے اختیار) کہے گا:میرے رب! میں راضی ہوگیا۔اللہ عز وجل فرمائے گا: یہ (سب بھی) تیرا، اور اس سے دس گنا مزید بھی تیرا، اور وہ سب کچھ بھی تیرا جو تیرا دل چاہے، اور جو تیری آنکھوں کو بھائے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پروردگار!تو وہ سب سے اونچے درجے کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہی لوگ ہیں جو میری مراد ہیں، ان کی عزت و کرامت کو میں نے اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا، اور اس پر مہر لگا دی (جس کے لیے چاہا محفوظ کر لیا۔)(عزت کا) وہ (مقام) نہ کسی آنکھ نے دیکھا، اور نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا" (1)۔

۱۰-اللہ کے بندو! جنت اور جہنم ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں وہ نہ ہی ہلاک ہوں گی اور نہ ہی فنا ہوں گی۔ اس کی دلیل قرآن و حدیث کے ظاہری نصوص ہیں، جنت میں مومنوں کے اور جہنم میں کافروں کے ہمیشہ ہمیش رہنے کے دلائل قرآن مجید کے اندر متعدد مقامات پر وارد ہوئے ہیں، اور جن لوگوں نے ان کے فنا ہونے کی بات کی ہے ان کا قول اتنا کمزور ہے کہ اس پر اعتماد نہیں کیاجاسکتا،کیوں کہ کہ وہ شرعی نصوص کے ظاہری معنی کے برخلاف ہے، اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایسی باتوں سے خطاب کیا ہے جو وہ سمجھ سکتے ہیں، چنانچہ جس طرح نصوص وارد ہوئے ہیں ان کو ہوبہواسی طرح بغیر کسی ردوبدل اور تکلف کے جاری کرنا یا ماننا واجب ہے۔

---

(1) (اس حدیث کو مسلم: ۱۸۹ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔)

۱۱- اے مومنوں کی جماعت! جنت اور جہنم دو ایسی مخلوق ہیں جو ابھی بھی موجود ہیں، اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وسارعوا إلى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السماوات والأرض أُعدَّت للمتقين﴾

ترجمہ: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اس قول کے اندر محل شاہد أُعدَّت یعنی: "تیار کی گئی" ہے۔

اور حدیث سے دلیل: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ سے کہنا: ،،اے بلال! مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو اور تمہارے ہاں وہ زیادہ امید والا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے،، [1]۔

اسی طرح جنت کے مخلوق اور اس وقت موجود ہونے کی دلیل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے: (أُدخِلت الجنة) یعنی: "مجھے جنت میں داخل کیا گیا ،وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ موتیوں کے گنبد ہیں اور اس کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار ہے..."[2]۔

اللہ کے بندو! یہ وہ دس امور ہیں جو جنت پر ایمان لانے کے اندر داخل ہیں، ہر صاحبِ ایمان کے لیے ان کا جاننا ضروری ہے تاکہ جنت اس کے ذہن پر سوار رہے۔ چنانچہ وہ عملِ صالح کے لیے چاق وچوبند ہو اور بے راہ روی اور سستی سے کنارہ کش رہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور ایسے قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کر دے اور میں جہنم اور ایسے قول و عمل (کے انجام دینے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو جہنم سے قریب کر دے،اے اللہ! تو ہمارے لئے دین کو درست کر دے جو میرے دین و دنیا کے ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے، اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزران ہے، اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا اپنی منزل کی طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور میری وفات کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا سامان بنا دے۔

---

(1) (اس حدیث کو بخاری: ۱۱۴۹، مسلم: ۲۴۵۸ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

(2) حدیث اسراء کا ایک ٹکڑا ہے جسے امام مسلم (۱۶۳) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

www.saaid.net/kutob/index.htm

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے، آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

اللهم صل وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

طارق بدر سنابلی

binhifzurrahman@gmail.com